سوال

(271) عورت کے لئے اسلامی وغیر اسلامی، تمام ملکوں میں پردہ واجب ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب ہم اپنے ملک سے باہر کسی دوسرے ملک میں جائیں تو کیا پردہ ترک کرینا اور چہرے کو ننگا رکھنا جائز ہے کیونکہ ہم اپنے ملک سے دور ایک دوسرے ملک میں ہیں اور وہاں ہمیں کوئی نہیں جانتا کیونکہ میری والدہ میرے والد سے کہتی ہیں کہ وہ مجھے چہرہ ننگا رکھنے پر مجبور کرے کیونکہ ان کا خیال ہے کہ اس ملک میں پردہ کر کے میں لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کراتی ہوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے لئے اور دیگر عورتوں کے لئے کافروں کے ملکوں میں بھی بے پردگی جائز نہیں جس طرح مسلمانوں کے ملکوں میں جائز نہیں ہے۔ اجنبی مردوں سے پردہ واجب ہے خواہ وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم بلکہ کافروں سے پردہ تو زیادہ شدت کے ساتھ واجب ہے کیونکہ وہ ایمان سے محروم ہیں، جو حرام امور کے ارتکاب سے مانع ہوتا ہے۔ اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ نے جس چیز کو حرام قرار دیا ہو، اس کے ارتکاب کے لئے ماں باپ کی اطاعت بھی جائز نہیں اور نہ کسی اور کی بات کو ماننا جائز ہے کیونکہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب مبین کی سورہ احزاب میں فرمایا ہے:

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ (الاحزاب ۳۳/۵۳)

''اور جب پیغمبروں کی بیویوں سے تم کوئی سامان مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے بہت پاکیزگی کی بات ہے۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ بیان فرمایا ہے کہ عورتوں کا غیر محرم مردوں سے پردہ کرنا سب کے دلوں کے لئے بہت پاکیزگی کا باعث ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے سورہ نور میں ارشاد فرمایا ہے:

وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ (النور ۲۴/۳۱)

''اور (اے پیغمبر!) مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) ظاہر نہ

ہونے دیا کریں مگر اپنے خاوند یا باپ یا خسر۔۔۔۔۔کے سامنے۔''

مقالات وفتاویٰ ابن باز

صفحہ 368

محدث فتویٰ